12544-دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی کی رضامندی شرط نہیں

سوال

میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مندرجہ ذیل موضوع میں کسی حدیث یا پھر شریعت اسلامیہ کی رائے کی معرفت میں میرا تعاون فرمائیں :
جب کوئی عورت کسی شخص سے شادی شدہ ہو اور اس نے دوسری کے علم کے بغیر کوئی اور بھی شادی کر رکھی ہو، یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ یہ حالت بہت مشکل ہے، اور اس نے میرے ساتھ بہت دور کی حد تک استثناء کیا ہے، لیکن ظاہر یہ ہوتا ہے کہ حالات کے لیے یہی افضل اور بہتر تھا۔

پسندیدہ جواب

ایک سے زیادہ شادی کرنے کے لیے پہلی بیوی کی رضامندی شرط نہیں، اور نہ ہی خاوند پر فرض ہے کہ وہ جب دوسری شادی کرنا چاہے تو اپنی پہلی بیوی کو راضی کرے، لیکن یہ مکارم اخلاق اور ایک اخلاقی فریضہ اور اس سے حسن معاشرت ہے کہ وہ اس کا بھی خیال رکھے اور اس کی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرے جو کہ اس جیسے معاملے میں عورت کی طبیعت میں شامل ہوتی ہے۔

اور اسے اچھی اور بہتر ملاقات اور ملنے میں مسکراتے چہرے اور اچھی بات کہہ کر اور اگر کچھ مال میسر ہو اور اس کی ضرورت تو وہ بھی دے کر راضی کیا جائے۔ دیکھیں فتاوی اسلامیۃ (3/204)۔

خاوند پر واجب ہے کہ جب وہ دوسری شادی کرے تو حسب استطاعت اپنی بیویوں کے مابین عدل وانصاف کرے، اور اگر وہ عدل وانصاف نہیں کرتا تو پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جاری کردہ وعید میں شامل ہوگا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس کی بھی دو بیویاں ہو اور وہ ان میں سے کسی ایک کی طرف مائل ہو تو روز قیامت وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب بھی مائل ہوگی) سنن نسائی باب عشرۃ النساء حدیث نمبر (3881)۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح سنن نسائی (3682) میں صحیح کہا ہے۔

اور جب اللہ تعالی نے ہمارے لیے ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ شادیاں کرنا مباح قرار دیا تو کچھ اس طرح فرمایا :

{، لیکن اگر تمہیں برابری اور عدل نہ کرسکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈي، یہ زیادہ قریب ہے کہ تم ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ}. النساء (3)۔

تو اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ اگر وہ انصاف نہیں کرسکتا ہے تو ایک ہی کافی ہے۔

اللہ تعالی ہی سیدھے راہ کی توفیق بخشنے والا ہے۔

دیکھیں فتاوی منار الاسلام (570/2)۔

واللہ اعلم.